# دکھ دل کا دارو

**(۱۹۳۵ء)**

سفید بازو،

گداز اتنے

زبان تصوّر میں حظ اٹھائے

اور انگلیاں بڑھ کے چھونا چاہیں مگر انہیں برق ایسی لہریں

سمٹتی مٹھی کی شکل دے دیں،

سفید بازو گداز اتنے کے ان کو چھونے سے اک جھجک روکتی چلی جائے، روک ہی دے

اور ایسے احساس اپنی خاصیتیں بدل کر

تمام ذہنی رگوں کے تاروں کو چھیڑ جائیں

اور ایک سے ایک مل کے سب تار جھنجھنائیں

اور ایک جھنجھلا کے کروٹیں لیتی گونج کو نیند سے جگائیں

اور ایسے بیدار ہوں اچھوتے، عجیب جذبے:

میں ان کو سہلاؤں اتنی شدّت سے، چٹکیاں لوں کے سیگوں سطح عکس بن جائے نیلگوں بحرِ بیکراں کا،

اور اس طرح دل کی گہری خلوت میں ایسی آشائیں کروٹیں لیں

کہ ایک خنجر

اتار دوں میں چھپا چھپا کر

سفید، مرمرسے مخملیں جسم کی رگوں میں ۔

اور ایک بے بس، حسین پیکر

مچل مچل کر تڑپ رہا ہو

مری نگاہوں کے دائرے میں،

رگوں سے خوں کی اُبلتی دھاریں

نکل نکل کر پھسل رہی ہوں، پھسلتی جائیں

سفید، مرمرسے جسم کی چاند رنگ ڈھلوان سے ہر اک بوند گرتی جائے

لپٹتی جائے ادھورے، بکھرے ہوئے پریشان لباس کی خشک و تر تہوں میں،

اور ایک بے بس، حسین عورت کے آنسوؤں میں

مری تمنائیں اپنی شدّت سے تھک تھکا کر

عجیب تسکین اور ہلکی سی نیند کے اک سیاہ پردے میں چھپتی جائیں

سیاہ پردہ وہ رات کا ہو!-